

افادات: حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی

امام شاہ ولی اللہ دہلوی کا مختلف جماعتوں سے خطاب

میں ان کو کہتا ہوں جو اپنے آپ کو فقہا سے موسوم کرتے ہیں اور تقلید میں جامد ہیں:

ان تک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث میں سے کوئی حدیث اسناد صحیح کے ساتھ پہنچی ہے اور گو فقہائے مصنفہ میں سے ایک کثیر جماعت اسے اختیار کرنے کی طرف گئی ہے، لیکن ان فقہائے جامدین کو اسے اختیار کرنے سے باز رکھتی ہے ان لوگوں کی تقلید جو اسے اختیار کرنے کے حق میں نہ تھے اسی طرح میں ان ظاہریہ سے کہتا ہوں جو ان فقہا کا انکار کرتے ہیں جو علم کے حاملین اور اہل دین کے ائمہ ہیں، یہ سب کے سب (فقہائے جامدین اور ظاہریہ) غلطی، حماقت اور گمراہی پر ہیں اور حق ایک ایسا امر ہے جو بین بین ہے۔

میں مشائخ کی اولاد سے جو اسحقاق کے بغیر اپنے آباؤ اجداد کی گدیوں پر بیٹھتے ہیں، کہتا ہوں: اے لوگوں تمہیں کیا ہو گیا ہے تم نے گمراہ اور پارٹیاں (احزاب) بنالی اور ہر شخص اپنی رائے پر چلتا ہے، تم نے وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے نازل کیا تھا، اور وہ لوگوں کے لئے رحمت، لطف و عنایت اور ہدایت ہے تم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو امام بنالیا ہے وہ لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور اپنے آپ کو ہادی و مہدی سمجھتا ہے حالانکہ وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے، ہم ان سے راضی نہیں جو لوگوں سے اس غرض سے بیعت لیتے ہیں کہ وہ اس طرح تھوڑی سی پونجی حاصل کریں یا تحصیل علم کے ساتھ دنیاوی اغراض کو ملا دیں، کیونکہ جب تک ارباب ہدایت کی مشابہت اختیار نہ کی جائے، دنیا حاصل نہیں ہوتی، ہم ان سے بھی راضی نہیں جو اپنے آپ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور اپنی حسب مرضی ان کو احکام دیتے ہیں۔ یہ راہزن و جال، کذاب، فریب خوردہ اور فریبی ہیں، ان سے بچو، ان سے بچو اور صرف اسی کی اتباع کرو جو اللہ کی کتاب اور اسکے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف بلاتا ہے، اور اپنے آپ کی طرف نہیں بلاتا۔ ہم مجلسوں اور محفلوں میں صوفیا کے اشارات کی نشر و اشاعت سے بھی راضی نہیں، ہمارے راضی ہونے کی بات ”إحسان“ ہے، کیا تمہارے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس قول میں نصیحت و عبرت نہیں۔

وان هذا صراطی مستقیم، فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ (الانعام / ۵۳)

یہ میری سیدگی راہ ہے، سواس پر چلو اور مت چلو کئی راہوں پر وہ اس کی راہ سے تمہیں دور کر دیں گی۔

میں طالب علموں سے کہتا ہوں: اے نادانو! تم جو اپنے آپ کو علماء سے موسوم کرتے ہو، تم یونانی علوم، صرف نحو و معانی میں مشغول ہو اور سمجھتے ہو یہی علم ہے، درحقیقت علم ہے اللہ کی کتاب کی آیات حکمت کہ تم ان کے مشکل الفاظ کی تفسیر

ان کا سبب نزول اور ان کے دقیق مباحث کی تاویل جاننا اور علم ہے رسول اللہ کی ”قائم سنت“ کہ تم یہ محفوظ کرو کہ آپ نے کیسے نماز پڑھی اور وضو کیا، آپ نے کیسے روزہ رکھا، حج کیا اور جہاد کیا، آپ کیسے کلام فرماتے تھے اور زبان کو کیسے (ناپسندیدہ) باتوں سے روکتے تھے۔ آپ کے کیسے اخلاق تھے، تم حضور ﷺ کی ہدایت کیا اتباع کرو اور ان کی سنت پر علم کرو۔ تم جن چیزوں میں مشغول ہو اور ان میں تم حد سے بڑھ گئے ہو یہ علم آخرت نہیں بلکہ علوم دنیا ہے۔ تم فقہاء کی ترجیحات و احتیاسات اور ان کی تفصیلی بحثوں میں منہمک ہو گئے ہو۔ علوم آلہ (وہ علوم جو بطور ذرائع کے ہیں دوسرے علوم کے حصول کے لئے، جیسے منطق وغیرہ) کو مستقل علوم سمجھ کر ان میں مشغول نہ ہو انہیں علوم آلہ ہی سمجھو، کیا اللہ نے تم پر واجب نہیں کیا کہ تم علم کی نشر و اشاعت کرو کہ مسلمانوں کے علاقوں میں اسلامی معاشرے کا ظہور ہو، لیکن تم اسلامی شعائر کو بروئے کار نہیں لائے، تم زائد چیزوں میں پڑ گئے اور تم نے اسی کو لوگوں کی نظروں میں حق و دین کا مطلوب بنا کر پیش کیا، کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ علاقے علماء سے خالی ہو گئے ہیں اور علماء ہیں تو ان سے اسلامی شعائر کے ظہور میں مدد نہیں ملتی۔

میں واعظوں، عبادت گزاروں اور خانقاہوں میں بیٹھنے والوں سے کہتا ہوں: اے زاہدو! تم ہر نشیب و فراز سے گزر رہے ہو اور تم نے ہر طرب و دیا بس کو سمیٹا ہے۔ تم نے لوگوں کو جعلی اور باطل چیزوں کی طرف بلایا اور لوگوں کو تنگی میں ڈالا۔ حالانکہ تمہیں تو بھیجا گیا تھا آسانی پیدا کرنے کے لئے نہ کہ تنگی کے لئے۔ تم عاشقوں میں سے مغلوب الحال افراد کے کلام سے چٹ گئے اور عاشقوں کے کلام سے تو کچھ پلے نہیں پڑتا، تم نے دوسروں کو اچھا سمجھا اور اسے احتیاط کا نام دیا، تمہارے ہارے میں اللہ کی مرضی تو یہ تھی کہ تم ”احسان“ کو اس کے دونوں جڑوں کے ساتھ سمجھو و اعتقادی اور جزو عملی دونوں کے ساتھ تم اس ”احسان“ کو مغلوب الاحوال اور مکاشفوں والوں کے اشارات سے مخلوط کئے بغیر حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی طرف بلاؤ کیا تم نہیں جانتے کہ ساری کی ساری رحمت اور پوری کی پوری ہدایت اس میں ہے جو تمہارے لئے حضرت محمد ﷺ نے کر آئے کیا جو کچھ تم کرتے ہو آپ اور آپ کے صحابہ کیا کرتے تھے؟

میں بادشاہوں سے کہتا ہوں: اے بادشاہو! اس زمانے میں علماء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ تم تلواریں کھینچ لو اور اس وقت تک انہیں پیام میں نہ ڈالو جب تک اللہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان دو ٹوک فیصلہ نہ کر دے اور جب تک سرکش فاسق اور کافر اپنے میں سے کمزوروں سے جا کر نہ مل جائیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ اللَّهُمِّنُ كُلِّ مَلَاةٍ** (الانفال / ۳۹) ”تم ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کا ہو جائے“

جب یہ دو ٹوک فیصلہ ہو جائے (اور مشرکین کو شکست ہو) تو علماء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ تم ہر سمت میں اور ہر تین یا چار دن کی منزل پر ایک عادل امیر مقرر کرو جو عالم سے مظلوم کا حق لئے حدود اللہ قائم کرے اور اس کی کوشش ہو کہ لوگوں

میں فساد نہ ہو نہ لڑائی نہ ارتداد اور کبیرہ گناہ۔ اسلام پھیلے اور اس کے شعائر کا ظہور ہو وہ امیر ہر ایک سے ایک کے فرائض منجھی پورے کرائے۔ ہر علاقے کے امیر کا اپنے علاقے کی اصلاح کرنے پر قدرت رکھے۔ یہ عرب و بدبہ اس لئے نہ ہو کہ اس کی بناء پر سن مانی کرے اور بادشاہ و سلطان کی نافرمانی کرے۔

بادشاہ کو چاہیے کہ وہ ہر بڑی اقلیم میں ایک امیر مقرر کرے جس کے ذمے صرف لڑائی کے امور ہوں اس کے ماتحت بارہ ہزار مجاہد ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں اور ہر باغی اور سرکش سے لڑیں جب یہ ہو جائے تو ملاء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ وہ امیر خاندانی زندگی کا روہاری معاملات کے معاہدوں اور ایسے ہی دوسرے امور کے نظاموں کو جانچے پرکھے تاکہ ہر چیز شرع کے موافق ہو جائے اور لوگوں کو پوری طرح امن نصیب ہو۔

میں امراء سے کہتا ہوں: اے امیرو! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے تم فانی لذتوں میں منہمک ہو اور تم نے رعایا کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے کہ اس میں سے بعض بعض کو کھاتے رہیں شرابیں کھلے بندوں پی جاتی ہیں اور تم اسے برا نہیں سمجھتے زنا شراب خوری اور جواہازی کے لئے مکان بنائے جاتے ہیں اور تم ان کو نہیں توڑتے بڑے بڑے علاقے ہیں جہاں چھ سو سال سے زیادہ عرصے سے کبھی کوئی حد نہیں جاری کی گئی جس کو تم کمزور پاتے ہو اسے ہڑپ کر لیتے ہو جسے قوی پاتے ہو اسے چھوڑ دیتے ہو تمہارے خیالات لذیذ کھانوں عورتوں کی لطافتوں کپڑوں اور مکانوں کے حسن و خوبی کے لئے وقف ہو کر رہ گئے ہیں تم نے کبھی سراونچا کر کے اللہ کی طرف توجہ نہیں کی تم اس کا اپنی زبانوں سے صرف اپنی حکایتوں کے دوران ذکر کرتے ہو گویا کہ تم محض اللہ کا نام لینے سے زمانے میں انقلاب چاہتے ہو تم کہتے ہو کہ اللہ اس پر قادر ہے اور تمہاری اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ زمانے میں اس طرح انقلاب آجائے گا۔

میں فوجیوں سے کہتا ہوں: اے فوجیو! اللہ نے تمہیں جہاد کے لئے باہر نکالا تھا تاکہ تم کلمہ حق کو ظاہر کرو اور شرک اور اہل شرک کو ہاؤ تم نے رباط الخیل (لڑائی کے لئے گھوڑے باندھنا) اور اسلحہ بندی کو ایک ذریعہ معاش بنا لیا ہے اور اس کے ذریعے بغیر جہاد کی نیت اور قصد کہ تم زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرتے ہو تم شراب اور بھگ پیتے ہو تم نے داڑھیاں منڈوا رکھی ہیں موٹھیں بڑھالی ہیں لوگوں پر ظلم کرتے ہو اور جہاں سے بھی مل جاتا ہے بے پردہ ہو کر کھاتے ہو خدا کی قسم تم معتریب اللہ کی طرف لوٹو گے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے تمہارے ہارے میں اللہ کی مرضی یہ ہے کہ تم غازیوں میں سے جو صالحین ہیں ان کا لباس پہنو داڑھیاں بڑھاؤ موٹھیں کٹاؤ پانچ وقت کی نماز پڑھو لوگوں کے معاملے کے ہارے میں اللہ سے ڈرو جنگ و قتال اور مصیبت میں صبر کرو نمازوں میں جو رخصتیں ہیں جیسے قصر جمع سنتوں کا ترک اور حقیقت ان پر مضبوطی سے عمل کرو فرائض پر سختی سے جتے رہو اپنی نیتوں کو اچھا کرو تمہارا پروردگار تمہارے خاندان کو برکت دے گا اور تم کو تمہارے دشمنوں پر فتح دے گا اور تم کو تمہارے دشمنوں پر فتح دے گا۔

میں دست کار یوں اور حرفت پیشروالوں سے کہتا ہوں: تمہاری امانتیں ضائع ہو گئیں تم نے اپنے پروردگار کی

عبادت سے انحراف کیا اور اسکے ساتھ دوسروں کو شریک بنایا تم نے اپنے شیطانوں کے لئے جانوروں کی قربانیاں دیں اور شاہ مدار اور سالار غازی کے مزاروں پر حج کئے تمہاری یہ حرکات کتنی بری ہیں تم میں سے بہت سے لہجے ہیں کہ ان کے پاس نہ زیادہ مال ہے اور نہ آمدنی، لیکن وہ اپنے لباس، زینت و آرائش اور کھانے میں تکلف کرتے ہیں اور ان کی آمدنی ان چیزوں کے لئے کافی نہیں ہوتی، چنانچہ اس وجہ سے ان کی عورتوں کے حقوق پورے نہیں ہوتے۔

تم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو شراب پیتے اور فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں ان سے ان کی معاش دینیوی بھی ضائع ہوتی ہے اور آخرت بھی اللہ نے تمہارے لئے اتنی روزی یقیناً فراہم کر دی ہے کہ اگر تم میانہ روی اختیار کرو تو وہ تمہارے لئے اور ان کے لئے جن کے تم پر حقوق ہیں کافی ہو اور آخرت کے ذرا دارہ کے لئے بھی کافی ہو تم نے اپنے پروردگار کی نعت کی ناشکری کی اور بری تدبیر کو اختیار کیا، تم جہنم کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے اپنی صحیحیں اور شامیں اللہ کے ذکر میں پورا دن اپنی حرفوں اور اپنے پیشوں میں اور راتیں اپنی بیویوں کے ساتھ صرف کرو آمدنی سے کم خرچ کرو اور اس سے جو بچے غریب الوطن اور محتاج ہوں ان کی مدد کرو کچھ آنے والی آفات اور ضرورتوں کے لئے بچا کر رکھو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ تم لوگوں کی غلط تدبیر ہوگی۔

میں مسلمان جماعتوں سے بحیثیت مجموعی ایک بات کہتا ہوں:

اے بنی آدم کے گروہو! تمہارے اخلاق میں فتور آ گیا ہے تم پر بخل اور کنجوسی نے غلبہ پالیا ہے شیطان کا تم پر تسلط ہو گیا ہے عورتیں مردوں کے سر ہو گئی ہیں اور مرد عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں تم حرام کو اچھا سمجھتے ہو اور حلال کو برا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ ایک آدمی کو ایسی چیزوں کا مکلف بناتا ہے جس کی وہ استطاعت رکھتا ہے اپنی جنسی خواہش کی نکاح سے تسکین کرو خواہ تمہیں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا پڑیں اپنے کھانے پینے اور لباس میں ایسا تکلف نہ کرو کہ تم اس کے مصارف کا بار نہ اٹھا سکو اپنی بیوی کو معلق بنا کر نہ چھوڑو (کہ نہ اسے گھر بساؤ اور نہ طلاق دو) اپنے اوپر چیزوں کو تنگ نہ کرو کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے نفوس فق و تجور کی طرف مائل ہوں گے اللہ یہ پسند کرتا ہے کہ اسکی عطا کردہ رخصتوں پر اسی طرح عمل پیرا ہو جیسے اس کی مقرر کردہ عزیموں پر اپنے بیٹوں کی خواہش کا مدد ادا کھانوں سے کرو اور اتنا کماؤ جو تمہارے لئے کافی ہو لوگوں پر بار نہ بنو کہ ان سے مانگتے رہو اور وہ تمہیں کچھ دینے سے انکار کر دیں اسی طرح خلفاء اور امراء پر بار نہ بنو تمہارے لئے اچھی بات یہ ہے کہ ہاتھوں سے کماؤ اس سے مستثنیٰ صرف وہ بندہ ہو سکتا ہے جسے اللہ نے یہ الہام کیا ہو کہ اس کے لئے کافی ہے اور اسے وہ فقر و فاقہ سے محفوظ رکھے۔

اے بنی آدم کے گروہو! جسے رہنے کیلئے مسکن، پیاس بجھانے کیلئے پانی، پیٹ بھرنے کیلئے کھانا، تن ڈھانکنے کیلئے کپڑا، جنسی ضروریات کیلئے بیوی جو معیشت میں اسکی مددگار و معاون ہو، میسر آ جائے تو اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

(بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)